جمعہ | 8-اگست 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

جلد 4-82 نمبر 174 | جمعہ 3 ربیع الثانی۔1418ھ 8 ظہور 1376ہش 8 اگست 1997ء

بیعت کی حقیقت پر کاربند ہونا ضروری ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

تم ایسے ہو جاؤ کہ خدا تعالیٰ کے ارادے تمہارے ارادے ہو جاویں۔ اسی کی رضا میں رضا ہو۔ اپنا کچھ بھی نہ ہو۔ سب کچھ اس کا ہو جاوے۔ صفائی کے یہی معنی ہیں کہ دل سے خدا تعالیٰ کی عملی اور اعتقادی مخالفت اٹھادی جاوے۔ خدا تعالیٰ کسی کی نصرت نہیں کرتا جب تک وہ خود نہیں دیکھتا کہ اس کا ارادہ میرے ارادے اور اس کی مرضی میری رضا میں فنا نہیں ہے۔ میں کثرت جماعت سے کبھی خوش نہیں ہوتا۔ اب اگرچہ چار لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے مگر حقیقی جماعت کے معنے یہ نہیں ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر صرف بیعت کرلی۔ بلکہ جماعت حقیقی طور سے جماعت کہلانے کی تب مستحق ہو سکتی ہے کہ بیعت کی حقیقت پر کاربند ہو۔ سچے طور سے ان میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جاوے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 454)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تقدیر یعنی دنیا کے اندر تمام اشیاء کا ایک اندازہ اور قانون کے ساتھ چلنا اور ٹھہرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کا کوئی مقدر یعنی اندازہ باندھنے والا ضرور ہے۔ گھڑی کو اگر کسی نے بالا رادہ نہیں بنایا' تو وہ کیوں اس قدر ایک باقاعدہ نظام کے ساتھ اپنی حرکت کو قائم رکھ کر ہمارے واسطے فائدہ مند ہوتی ہے۔ ایسا ہی آسمان کی گھڑی کہ اس کی ترتیب اور باقاعدہ اور باضابطہ انتظام یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ بالارادہ خاص مقصد اور مطلب اور فائدہ کے واسطے بنائی گئی ہے۔ اس طرح انسان مصنوع سے صانع کو اور تقدیر سے مقدر کو پہچان سکتا ہے۔

لیکن اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی کے ثبوت کا ایک اور ذریعہ قائم کیا ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ قبل از وقت اپنے برگزیدوں کو کسی تقدیر سے اطلاع دے دیتا ہے اور ان کو بتلا دیتا ہے کہ فلاں وقت اور فلاں دن میں میں نے فلاں امر کو مقدر کر دیا ہے' چنانچہ وہ شخص جس کو خدا نے اس کام کے واسطے چنا ہوا ہوتا ہے۔ پہلے سے لوگوں کو اطلاع دے دیتا ہے کہ ایسا ہو گا اور پھر ایسا ہی ہو جاتا ہے جیسا کہ اس نے کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت کے واسطے یہ ایسی دلیل ہے کہ ہر ایک دہریہ اس موقع پر شرمندہ اور لاجواب ہو جاتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 208)

بچوں سے نیکیاں پیدا کرنے والا تعلق جوڑیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ماں باپ کو یہ تو نظر رکھنی چاہئے کہ بچے باہر جاتے ہیں تو کہاں جاتے ہیں مگر یہ نظر آج کے زمانے میں رکھی جا نہیں سکتی جب تک ان کے دلوں کی دلچسپیوں پر نظر نہ ہو۔ اس لئے یہ ناممکن ہے کہ ہر ماں باپ اپنے بچوں کے ساتھ ان کے سکول جائیں اور وہیں بیٹھے رہیں جو جب اپنے دوستوں کے ساتھ دوسری کھیلوں یا مشاغل میں مصروف ہوں تو ان پر نظر رکھیں' یہ ناممکن ہے۔ تو پھر اس دعا کی تائید میں کیا عمل ہے جو اس دعا کو تقویت دے سکتا ہے وہ میں آپ کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ ہر بچے کی دلچسپی پر نظر رکھیں اور وہ دلچسپی گھروں سے دکھائی دیتی ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ بچہ گھر میں پہچانا نہ جائے۔ اس کا اٹھنا بیٹھنا' اس کی ٹیلی ویژن کے پروگراموں میں دلچسپیاں' اس کی کتابیں خریدنا' اس کی تصویریں بنانا' اپنی دیواروں پہ تصویریں لٹکانا یا کچھ ماٹو بنا کر لکھتے رہنا' یہ ساری ادائیں ہیں جو اس کے دل کا حال بتا رہی ہیں اور ان تصویروں کو پڑھ کر آپ دل کا حال پڑھ سکتے ہیں اور پھر اگر یہ بچہ باہر نکلے گا تو آپ کو پتہ ہے کہ یہ محفوظ ہے یا غیر محفوظ ہے۔

وہ بچے جو گھروں میں محفوظ نہیں وہ باہر بھی محفوظ نہیں ہوا کرتے۔ مگر اس کا علاج یہ نہیں ہے کہ تحکم کے ذریعے اور خشک نصیحتوں کے ذریعے ان کو ٹھیک کرو۔ ان کا علاج (-) ہمیں ایک دعا سکھاتی ہے' (آنکھوں کی ٹھنڈک) بنانا (اولاد) کو یک طرفہ ہو ہی نہیں سکتا۔ جس قرۃ العین کا ذکر فرمایا گیا ہے یہ آنکھوں کی ٹھنڈک یکطرفہ ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ شرط یہ ہے (ہمیں متقیوں کا امام بنا) اب آپ دیکھیں کہ بہت سے ماں باپ ہیں جو اپنے بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک پاتے ہیں خواہ جو مرضی کرتے پھریں۔ وہ جتنے زیادہ فیشن ایبل ہوں گے' جتنا زیادہ لغویات میں مصروف ہوں گے اگر وہ پڑھائی میں اچھے ہوں اور دنیا کمانے کا

باقی صفحہ 7 پر

زبان کو سنبھال کر رکھا جائے اور بے معنی' بے ہودہ' بے موقع غیر ضروری باتوں سے احتراز کیا جائے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب ربوہ کی اہلیہ محترمہ حامدہ سلطانہ صاحبہ کی دائیں آنکھ میں ایک عرصہ سے تکلیف ہے۔ ڈاکٹروں نے Stromal Swelling کی تشخیص کی ہے۔ جس سے نظر متاثر ہو رہی ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم کیپٹن مہر مظفر احمد سیال صاحب ولد مکرم مہر نور اکبر سیال صاحب جھنگ صدر کا نکاح بہمراہ عزیزہ مکرمہ عائشہ مشتاق باجوہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب (وفات یافتہ) بعوض 2 لاکھ روپے حق مہر پر مکرم مولانا شیخ نور احمد صاحب نے بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں مورخہ 20- جولائی 1997ء کو پڑھا۔ عزیزہ عائشہ مشتاق باجوہ صاحبہ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی بھتیجی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

○ مکرم ناصر محمود بٹ صاحب مربی سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 97-7-5 کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے نومولود کا نام رخشان محمود بٹ تجویز ہوا ہے نومولود مکرم منیر احمد صاحب بٹ آف رسیان ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور مکرم چوہدری مہر الدین صاحب آف دارالبرکات کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو باعمر سعادت مند بنائے۔

○ مکرم مظفر احمد چوہدری صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 18 جولائی 1997ء بروز جمعہ دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ عزیز نومولود کا نام عدنان احمد تجویز ہوا ہے جو محترم چوہدری عبدالخالق صاحب آف ناصر آباد ربوہ کا پوتا۔ مکرم مبارک طاہر صاحب ایڈیشنل سیکرٹری مجلس نصرت جہاں کا نواسہ اور محترم مولانا محمد منور صاحب (وفات یافتہ) کا پڑنواسہ ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عدنان احمد کو نیک' باعمر اور دین کا خادم بنائے۔

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

8- ظہور 1376 ہش　　8- اگست 1997ء

تلخ اور خوشگوار موسموں کا سبق

ربوہ کا موسم جو ہفتہ بھر قبل بے حد خوشگوار تھا اب دو تین دن سے پھر گرم ہو گیا ہے۔ ایک ہفتہ قبل کبھی کبھار کی بوندا باندی نے موسم کی شدت میں نمایاں کمی کر دی تھی۔ دن کے وقت سورج کی تمازت میں بھی شدت محسوس نہ ہوتی تھی۔ پنکھے کی ہوا ٹھنڈی محسوس ہوتی تھی۔ رات خصوصاً ٹھنڈی ہوتی تھی۔ اور لوگ کہتے پھرتے تھے کہ ربوہ کا موسم تو کسی پہاڑی علاقے کے موسم کی طرح ٹھنڈا اور خوشگوار ہو گیا ہے۔ ان دنوں میں ہوا بھی چلتی رہی اور ہوا کی ٹھنڈ اور نمی بڑی پر لطف محسوس ہوتی تھی۔ ربوہ کے باسیوں کے لئے یہ دن اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کے دن تھے۔ سب لوگ اٹھتے بیٹھتے اللہ کی رحمتوں اور فضلوں پر مولا کریم کی حمد کرتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے۔

اب جو دو تین دن سے موسم میں پھر گرمی آئی ہے تو کیا اب اللہ کی محبت میں حمد و تسبیح نہیں ہو گی؟ کیا اب مولا کریم کے فضلوں اور رحمتوں کا ذکر نہیں ہو گا؟ نہیں۔ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ اس کی طرف سے آنے والی ہر تکلیف بھی ایک سچے احمدی کو اسی طرح قبول ہوتی ہے۔ ہمارے دین نے زندگی گزارنے کا جو ڈھب ہمیں سمجھایا ہے وہی طریق ایسا ہے جس سے آج کی دنیا نا آشنا ہے اور جس سے آگاہ کرنے سے ہی انسان سکون و اطمینان کی دولت سے آشنا ہو سکتا ہے۔ جب سے یہ دنیا بنی ہے تب سے یہی مسئلہ ایسا مسئلہ ہے جس پر آ کر انسان ٹھوکر کھاتا ہے اور گرتا گرتا اللہ کی محبت سے بہت دور نکل جاتا ہے اچھے دنوں میں خوش ہونا اور برے دنوں میں اللہ سے ناراض ہو جانا یہ دنیا داروں کی وہ عام غلطی ہے جس میں ایک احمدی کبھی مبتلا نہیں ہو سکتا۔

غور کر کے دیکھا جائے اور سوچ کے دروازے وا کئے جائیں تو اللہ کی رحمتوں اور اس کے فضلوں کا ایک بے کنار سمندر ہر انسان کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ پیدائش کے دن سے لے کر ہر انسان پر اللہ کی رحمت برسنی شروع ہو جاتی ہے۔ ایک بے بس اور لاچار بچے کو پروان چڑھانے کے لئے اس کے ماں باپ دن رات ہر تکلیف اٹھاتے ہیں اور بچے کی محبت میں ایسا کرتے ہوئے انہیں اور محبت حاصل ہوتی ہے۔ بچہ اگر کسی رات ماں باپ کو ساری رات جگاتا اور بے آرام کرتا ہے تو صبح ہونے کے بعد بچے کے سکون اور محبت کی ادا اس کی ساری رات کی تکلیف کو بھلا دیتی ہے۔ ماں باپ محبت سے قربان ہو جاتے ہیں۔ بچے کی معصوم اور محبت بھری اداؤں سے ماں باپ کے دل اتنے ٹھنڈے ہوتے ہیں کہ انہیں ایک رات یا کئی راتوں کی تکلیف چند لمحوں میں بھول جاتی ہے۔ اور وہ بے ساختہ اللہ کی حمد سے معمور ہو جاتے ہیں۔

دنیا میں اللہ نے سکون اور پریشانی کے دن اسی لئے پیدا کئے ہیں۔ تا کہ اللہ اپنے بندوں کو یہ بتا سکے جس مولا نے خوشیاں دکھائی تھیں وہی تکلیف کے بھی چند دن لے آتا ہے تو اس پر صبر بھی کرنا سیکھو اور پھر انسانوں کو بتا دیا کہ اللہ کی رحمت صبر کرنے والوں پر اس طرح نازل ہوتی ہے کہ تکلیف کے چند دن انہیں یاد بھی نہیں رہتے۔ تکلیف کے دنوں میں صبر کے ساتھ گزارا کرنے والوں کو جب آرام اور سکون کا وقت نصیب ہوتا ہے تو انہیں پتہ چل جاتا ہے کہ اصل محبت اور اصل زندگی تو یہی ہے۔ اسی زندگی کو حقیقی زندگی کہتے ہیں۔

ایک نا سمجھ نوجوان ایک دن سوچ رہا تھا کہ اگر اللہ کو اپنے پیاروں سے محبت ہے اور ماں سے بھی بڑھ کر محبت ہے تو اللہ اپنے بندوں کو اتنی تکالیف کیوں دیتا ہے۔؟ یہ نوجوان پڑھا لکھا شخص تھا۔ ایم ایس سی پاس کر چکا تھا۔ اگر وہ اپنی تکلیف کے ان دنوں کو یاد کرتا جب وہ ایم ایس سی کے امتحان کی تیاری کر رہا تھا۔ دن رات اس نے سخت اور شدید محنت کی۔ دوستوں کے ساتھ سیرو تفریح کے کتنے ہی پروگرام اس نے منسوخ کر دیئے تھے۔ قریبی عزیزوں کی شادیوں کے پر لطف فنکشن میں بھی اس نے شرکت نہ کی۔ رات جاگتے گزرتی اور دن پریشانی میں کٹتا۔ نہ کھانے کا ہوش نہ پینے کا فکر۔ یہ سب تکالیف اس نے جان بوجھ کر اس لئے اٹھائیں کہ اس کو یقین کامل تھا کہ ان مشکلات کے اختتام پر ایم ایس سی کی ڈگری اور ایک حسین اور شاندار مستقبل اور ایک خوشحالی سے بھرپور کیریئر اس کو ملے گا۔ اور اب جب اسے یہ سب کچھ مل گیا تو امتحانوں اور پڑھائی کی تکالیف کی یاد اس کو تکلیف نہیں دیتی۔ لذات اور خوشی دیتی ہے کہ اس نے یہ ساری تکالیف کس ہمت سے برداشت کی تھیں۔

یہ سادہ سی مثال جو دنیا بھر کے ہر دنیاوی کام میں دن رات دوہرائی جاتی ہے ہمیں یہ بتانے کے لئے کافی ہے کہ ہر تکلیف اسی طرح اللہ کی طرف سے آتی ہے جس طرح ہر آرام مولا کی عطا ہے ہر تکلیف آنے پر ایک سچے صاحب ایمان احمدی کا دل خوشی سے اچھلنا چاہئے۔ تکلیف کو برداشت کرتے ہوئے اس کو اس یقین اور اعتماد کی چٹان پر کھڑا ہونا چاہئے کہ اس تاریک سرنگ کے اختتام پر روشنی اور بہار کا خوش رنگ سویرا اس کا منتظر ہے۔

دنیا بھر میں اللہ کی ذات پر توکل اور بھرپور اعتماد کرنے والے اس یقین کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ اور ہر آنے والی تکلیف کو اسی خندہ پیشانی اور دلی سکون سے سینے سے لگاتے ہیں کہ یہ بھی میرے پیارے کی طرف سے آئی ہے اور میرا امتحان لینے آگئی ہے۔ خبردار! میں کہیں اس امتحان میں ناکام نہ ہو جاؤں۔ ہر تکلیف اس کے دل سے 'تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں' اور اللہ پاک ہے' کے کلمات بلند کرتی ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ایک زندہ طاقتور اور رحمت سے بھرپور خدا اس کے پہلو میں کھڑا ہے اس کو دیکھ رہا ہے۔ اس کی ایک ایک حرکت اور سکون کا ایسی باریکی سے جائزہ لے رہا ہے کہ دنیا کا کوئی کمپیوٹر اس کا بائیو ڈیٹا اس باریکی سے جمع نہیں کر سکتا۔ اور یہ خدا اپنے بندے کو تکلیف میں صبر کرتے دیکھ کر اس کے لئے رحمتوں کے بادل بھیج دیتا ہے۔ اور ہر سچے صاحب ایمان احمدی کے دل کی ویران کھیتی کو جل تھل کر کے گل و گلزار بنا دیتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی تحریرات اور ارشادات زندگی کے اس حقیقی فلسفے کو جابجا آشکار کرتی ہیں چند اشعار اس حقیقت کی بھرپور ترجمانی کرتے ہیں۔

اس جہاں میں خواہش آزادگی بے سود ہے
اک تیری قید محبت ہے جو کر دے رستگار
ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اک تیغ تیز
جس سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غم اغیار کا

ربوہ کا ہر احمدی موسم کی تلخی پر بھی خوش ہے۔ شدت کی گرمی باران بہار کو لائے گی اسی طرح جس طرح پہلے کئی بار یہ شدتیں' بہاروں میں بدلتی رہی ہیں۔ اور دلوں کو اللہ کی محبت سے بھرتی رہی ہیں۔ خدا کرے کہ ہر احمدی کا دل اللہ کی محبت سے بھرپور رہے۔ آمین۔

زندگی اک کھیل ہے' یہ کھیل ہے سنجیدہ تر
خامشی جتنی بھی ہو لیکن ہو کم شور و شر
ہو تگ و دو کامیابی کے لئے ہر ہر قدم
کب پہنچتا ہے کوئی منزل پہ رہ میں بیٹھ کر
راستے میں بیٹھ جائیں ہم اگر تھک ہار کر
اپنی منزل سے بظاہر چوک جاتی ہے نظر

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید منصور احمد بشیر مربی سلسلہ

ربوہ کی امتیازی خصوصیات

ربوہ پاکستان کے ان چند شہروں میں سے ہے جو تقسیم پاک و ہند کے بعد آباد کئے گئے۔ تاہم بہت سی ایسی چیزیں ہیں کہ جو اسے باقی تمام شہروں سے نمایاں اور ممتاز کرتی ہیں۔ درج ذیل سطور میں ربوہ کے ایسے ہی بعض امتیازی نشانات کا ذکر مقصود ہے۔

امداد باہمی دین حق نے ہمارے لئے ایک سنہری اصول بیان کیا ہے اور وہ اصول زندگی کے ہر پہلو اور ہر میدان میں اس کے ماننے والوں کے لئے ترقی کا ایک روشن باب کھولتا ہے۔ اس اصول کے مطابق ہمیں ہر اچھے کام میں ایک دوسرے سے تعاون کا ارشاد باری ہے۔ اس کے مطابق پاکستان بننے کے بعد 1948ء میں احمدیہ جماعت کے امام نے فیصلہ کیا کہ چنیوٹ کے تاریخی قصبہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر اور دریائے چناب کے دائیں جانب ایک وسیع میدان میں جہاں گورنمنٹ کے کاغذات کے مطابق کسی قسم کی روئیدگی نہیں ہو سکتی تھی اپنی جماعت کا مرکز تعمیر کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ اس کی تعمیر کے لئے نہ صرف پاکستان بلکہ تمام دنیا کے احمدیوں نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہا اور بظاہر اس ناممکن امر کو ممکن بنانے کے لئے ہر قربانی پیش کر دی۔ احمدیہ جماعت کے افراد کی انتھک کوششوں کے بعد آج انچاس سال بعد یہی ویران اور بنجر جگہ ایک خوبصورت شہر کا منظر پیش کر رہی ہے۔ یہاں نہ صرف تمام شہری سہولتیں اس شہر کے باسیوں کے لئے موجود ہیں بلکہ یہاں اتنا سبزہ ہریاول اور ہر قسم کے درخت ہیں کہ شاید بہت سے دوسرے شہروں میں نہ ہوں۔ احمدیہ جماعت جیسی ایک غریب کیمونٹی کا مکمل طور پر امداد باہمی سے تیسری دنیا میں ایسا شہر اتنے مختصر عرصہ میں تعمیر کرنا یقیناً ایک ایسا امر ہے جو ربوہ کو تمام دنیا میں ایک انفرادی مقام عطا کرتا ہے۔ اور باقی سب ایسی جماعتوں اور کیمونٹیز کے لئے قابل صد تقلید ہے۔

ربوہ کی بنیاد اور شہری منصوبہ بندی

ربوہ کی بنیاد جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نے 20 ستمبر 1948ء کو ظہر کی عبادت کے بعد رکھی۔ اس وقت 250۔ افراد موجود تھے۔ آپ نے اس شہر کی آبادی اور خوشحالی اور اس میں آباد ہونے والوں کی روحانی اور دنیاوی بھلائی کے لئے بہت ہی لمبی اور متضرعانہ دعائیں کیں۔ اس کے علاوہ بطور صدقہ ایک بکرا اس زمین کے وسط میں خود ذبح کیا اور چار بکرے چاروں کونوں میں ذبح کرائے۔

شروع میں جو جگہ حکومت سے احمدیہ کالونی کے طور پر حاصل کی گئی اس کا رقبہ 1034 ایکڑ تھا۔ اگرچہ بعد میں اس میں کئی محلہ جات کا اضافہ بھی ہوا۔ اس شہر کی سطح سمندر سے 590 اور 613 فٹ کے درمیان اونچی ہے یہ علاقہ چونکہ ارد گرد کی زمین سے اونچا ہے اس لئے اسے ربوہ کا نام دیا جانا عین مناسب ہے۔ کلام الٰہی میں بھی ربوہ کا لفظ اونچی جگہ کے لئے استعمال ہوا ہے۔

ربوہ کا نقشہ باقاعدہ ٹاؤن پلاننگ کے اصولوں پر بنایا گیا۔ 1034 ایکڑ میں سے نصف کے قریب رقبہ پارکوں' سڑکوں اور دوسرے عوامی اداروں کے لئے رکھا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس شہر کی سڑکیں بہت کشادہ ہیں اور ٹریفک جام وغیرہ روز کا معمول نہیں بلکہ بہت ہی کم دیکھنے میں آتا ہے۔ تنگ گلیاں اور سڑکیں جو کئی دوسری مشکلات مثلاً گندگی اور بدبو وغیرہ کو جنم دیتی ہیں ربوہ ان سے کافی حد تک پاک ہے۔

شہری تنظیم ربوہ کو چالیس محلوں میں تقسیم کیا گیا ہے ہر محلہ کا صدر اور اس کی عاملہ اہل محلہ مل کر منتخب کرتے ہیں پھر تمام شہر کے لئے ایک صدر عمومی ہوتے ہیں جو صدران محلہ کے انچارج ہیں اور ان کو مختلف النوع پروگراموں کی تکمیل میں مدد دیتے ہیں صدر عمومی اور ان کے ماتحت تمام صدران محلہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے پورا تعاون کرتے ہیں۔ چنانچہ اس تعاون کا یہ اثر ہے کہ ربوہ میں تمام بڑی سڑکیں اور گلیاں پختہ کر دی گئی ہیں۔ نیز شہر کے لئے پانی کی ٹینکیاں بنا کر پینے کا پانی گھروں میں پہنچا دیا گیا ہے۔ ان تمام امور کی وجہ سے جہاں شہر کی صفائی اور خوبصورتی میں معتدبہ اضافہ ہوا ہے وہاں اہل شہر کے لئے بھی آسانی کا سامان پیدا ہوا ہے۔ اسی طرح شہر کے بہت سے مسائل بھی جو وقتاً فوقتاً سامنے آتے رہتے ہیں وہ بھی باہمی افہام و تفہیم کے ذریعہ حل کئے جاتے ہیں۔ اہل ربوہ سڑکوں وغیرہ کی تعمیر اور صفائی کے کاموں میں رضاکارانہ طور پر شامل ہو کر وقار عمل کرتے ہیں اور کسی بھی کام کو عار نہیں سمجھتے۔ ایسے وقار عمل بعض دفعہ احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ ساری دنیا میں دکھائے جاتے ہیں تاکہ دوسرے لوگ بھی اس نیک طریق کو اپنی اپنی جگہ جاری کریں۔

تزئین ربوہ کمیٹی ربوہ کو صاف اور خوبصورت بنانے کے لئے ایک کمیٹی "تزئین ربوہ کمیٹی کے نام سے بنائی گئی ہے۔ اس کمیٹی نے تمام ربوہ میں روئیدگی ہریاول در اور درختوں کو کثیر تعداد میں اگانے کے لئے اہل ربوہ سے خاص تعاون کیا ہے۔ تزئین ربوہ کمیٹی کے پروگرام کے تحت ربوہ کے تمام گرین بیلٹس کو آباد کیا جا رہا ہے اور ترقی دی جا رہی ہے۔ اس کمیٹی نے فیصل آباد سرگودھا روڈ پر ہزاروں درخت لگائے ہیں۔ اس طرح اس کمیٹی کی کوششوں سے باب الابواب اور دار النصر کے دور کے محلوں میں پلاٹس کو بھی ڈویلپ کیا گیا ہے۔ 40 سے زائد ڈسٹ بن بنوائے اور یہ وہ ڈسٹ بن ہیں جو ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی مدد سے بنائے گئے ڈسٹ بنز کے علاوہ ہیں۔ ایک بہت بڑی نرسری گلشن احمد نرسری کے نام سے دار الرحمت غربی میں اگائی گئی۔ اس کے علاوہ جامعہ احمدیہ کے ساتھ گیارہ کنال کے رقبہ میں اس نرسری کی ایک شاخ جاری ہے۔ ان دونوں نرسریوں میں ہر قسم کے پھول دار اور پھل دار پودے نہایت ارزاں قیمت پر اہل محلہ کو مہیا کئے جاتے ہیں۔

ایک خاص کام تزئین ربوہ کمیٹی نے سرانجام دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ کئی بیوت الذکر تک بجری اور روڑی وغیرہ ڈال کر سڑکیں مکمل کروائی گئی ہیں۔ ان تمام باتوں کا تقاضا ہے کہ اہالیان ربوہ اس کمیٹی کے ان اقدام سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور اس کمیٹی کے ساتھ پورا تعاون کریں۔ تاکہ امام جماعت ثالث کی خواہش کے مطابق ربوہ کو ایک غریب دلہن کی طرح سجا دیا جائے۔ دراصل آپ نے ہی تزئین ربوہ کمیٹی کی بنیاد رکھی تھی۔

دینی ماحول ایک دوسری چیز جو ربوہ کو نمایاں خصوصیت عطا کرتی ہے وہ اس کا دینی ماحول ہے۔ اس چھوٹے سے شہر میں 50 کے قریب بیوت الذکر اور مراکز عبادت ملیں گے۔ جہاں لوگ پانچ وقت اپنے خالق و مالک کے حضور سربسجود ہوتے ہیں۔ چھوٹے بچے (جن کی عمر بعض اوقات سات سال سے بھی کم ہوتی ہے) سے لے کر نوجوان اور بوڑھے مرد و عورتوں سب کے لئے بیوت الذکر یا دوسری جگہوں میں کلام الٰہی اور دوسرے دینی علوم سیکھنے کا انتظام ہے بعض سکولوں میں بھی کلام الٰہی سادہ اور باترجمہ سکھانے کے علاوہ ابتدائی دینی علوم بھی سکھائے جاتے ہیں۔ عورتوں اور بچیوں کی مذہبی تعلیم کا خاص انتظام ہے۔ اس کے لئے ایک ادارہ عائشہ اکیڈمی کے نام سے جاری ہے۔ جہاں بچیوں کے لئے حفظ کلام الٰہی کا بھی انتظام ہے۔

اس شہر میں کوئی سینما گھر' وڈیو ہال' اور ایسی جگہیں نہیں کہ جہاں ڈانس ناچ و گانے اور اس قسم کی دوسری سرگرمیاں جاری رہتی ہوں۔

ربوہ کی تمام عورتیں پردہ کرتی ہیں اور بے پردہ عورت شاذ ہی دکھائی دے گی عموماً ایسی عورت باہر سے وزیٹر کے طور پر آئی ہو گی اور پردہ نہ کرے گی۔ دینی امور سکھانے اور تمام اچھے اور سوشل کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کے لئے یہاں پانچ تنظیمیں قائم ہیں اور ربوہ کا ہر باشندہ اپنی عمر کے لحاظ سے ان میں سے کسی نہ کسی تنظیم کا ممبر ہے۔ ان طوعی تنظیموں کی مختصر تفصیل اس طرح ہے ایسے تمام مرد جن کی عمر 40 سال سے زیادہ ہے وہ انصار اللہ تنظیم کے ممبر ہیں۔ ان کے نام سے ظاہر ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر اچھے کام میں ایک دوسرے کے علاوہ غیروں کے بھی مددگار ہیں اس میں وہ کسی قسم کی تفریق روا نہیں رکھتے نہ رنگ و نسل اور نہ قومیت اور مذہب کی ایسے نوجوان مرد جن کی عمر 15 اور 40 سال کے درمیان ہے وہ سب خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے ممبر ہیں۔ یہ ایسے احمدی نوجوان ہیں جو مخلوق خدا کی ہر قسم کی مدد کے لئے ہر وقت مستعد ہوتے ہیں۔ وہ ایسے مواقع کی تلاش میں رہتے ہیں کہ انہیں خوشنودی خدا کی خاطر کسی بھی ایسی خدمت کا موقعہ ملے۔ یہ صرف ہنگامی حالات میں ہی نہیں بلکہ امن کے زمانہ میں بھی مستقل بنیادوں پر ایسے متعدد خدمت کے پروگرام جاری رکھتے ہیں۔ بچوں میں سے سات سے چودہ سال تک کے لڑکوں کے لئے اطفال الاحمدیہ کی تنظیم ہے۔ اس عمر میں بچے سیکھنے کی عمر میں ہوتے ہیں اس لئے ایک تنظیم کے تحت اور ایک پروگرام کے مطابق انہیں اچھی باتیں سکھانا ہی فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ اول الذکر دونوں تنظیمیں بھی اس مقصد کے لئے ہر وقت ان کی مدد کے لئے تیار رہتی ہیں۔ عورتوں کی بھی دو تنظیمیں ہیں اور تمام عورتیں ان میں سے ایک یا دوسری کی ممبر ہیں 7 سے 15 سال تک کی لڑکیاں ناصرات الاحمدیہ کی ممبر ہیں اور 15 سال سے اوپر کی عورتیں لجنہ اماء اللہ کی ان دونوں تنظیموں کے بھی وہی مقاصد ہیں جو کہ مردوں کی تین تنظیموں کے ہیں۔ ان تمام تنظیموں کے پروگرام کی کچھ مزید تفصیل یہاں درج کرنا مناسب رہے گا۔ ان کے اہم شعبے مندرجہ ذیل ہیں۔

تعلیم و تربیت اس شعبہ کے تحت سب ممبران کو کلام الٰہی اس کا ترجمہ عبادت کے الفاظ ان کا ترجمہ دوسرے دینی موضوعات اور اخلاقی امور کو سیکھنے سکھانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ مناسب موقعوں پر طلباء کے لئے نصابی تعلیم کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔

خدمت خلق اس شعبہ کے مطابق غریبوں اور مستحقین کی امداد کے علاوہ حوادث اور حادثات میں مصیبت زدہ افراد کی ہر قسم کی امداد شامل ہے۔

وقار عمل اس شعبہ کے تحت چھوٹوں بڑوں سب میں کام کی محبت پیدا کی جاتی ہے۔ اور اپنا اور ماحول کا ہر چھوٹا بڑا کام کر کے انسان کو یہ سکھایا جاتا ہے کہ وہ دین حق کی تعلیم کے مطابق فخر محسوس کرے نہ کسی قسم کی ذلت کا احساس دل میں لائے۔

دعوت الی اللہ دین حق کا پیغام دوسروں تک پہنچانا اور اس کام کو پوری دلجمعی اور فرض شناسی سے سرانجام دینا اس شعبہ کے ذمہ ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ یا مالی قربانی ان رضاکار تنظیموں کے تمام پروگرام طوعی چندوں کے ذریعہ مکمل کئے جاتے ہیں۔ اور کلام الٰہی کے مطابق ممبران پوری بشاشت قلب سے نہ صرف اس ذمہ داری کو ادا کرتے ہیں بلکہ اسے اپنے لئے ایک انعام الٰہی تصور کرتے ہیں۔

ایک اچھی بات

ہمیں اپنے خیال اور اپنے اعمال کا تجزیہ کرتے رہنا چاہئے تاکہ اچھے خیال اور اچھے اعمال کو آسانی سے اپنایا جا سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی ماحول ربوہ کی ایک نمایاں خصوصیت اس کا علمی ماحول ہے۔ اس متوسط درجہ کے قصبہ میں دو ڈگری کالج جن میں سے ایک میں دو مضامین میں ایم ایس سی اور ایم اے کلاسز کا بھی انتظام ہے۔ ایک انٹرمیڈیٹ کالج۔ نصف درجن سے زائد ہائی سکول بہت سے مڈل اور پرائمری سکولز کام کر رہے ہیں۔ یہاں کے سکولوں میں اولیول اور انگلش میڈیم کلاسز کا بھی انتظام ہے۔ یہ کالج اور سکول صرف شہر کے بچوں کو ہی تعلیمی سہولتیں نہیں دیتے بلکہ دوسرے شہروں اور دیہات سے بھی لڑکے لڑکیاں آکر یہاں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

اس شہر کے بچے بچیوں کی بھاری اکثریت سکول میں جاتی ہے۔ اس قصبہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے قائم کردہ کالجوں اور سکولوں میں غیر نصابی سرگرمیاں بھی جاری رہتی ہیں جماعتی اداروں میں غیر اخلاقی سرگرمیاں مثلاً سٹرائکس اور طلبہ کی تنظیموں کے درمیان لڑائی جھگڑے اور قتل وغارت قطعاً سننے اور دیکھنے میں نہیں آیا۔

موسم گرما میں ہائی سکول اور کالج کے بچوں کے لئے فری کوچنگ کلاسز کا انتظام کیا جاتا ہے اس چھوٹے سے شہر میں مشاعروں دوسرے علمی سیمینار اور سمپوزیم وغیرہ کا بھی گاہے گاہے انتظام کیا جاتا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے عالمی ٹی وی نیٹ ورک پر انہیں دکھایا بھی جاتا ہے۔

لائبریری اخبارات و رسائل اس چھوٹے سے قصبہ سے چار ماہانہ رسائل اور ایک روزانہ اخبار نکلتا ہے۔ اس کے علاوہ دو پریس کام کرتے ہیں یہاں ایک مرکزی لائبریری ہے جس کے لئے خوبصورت عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ اس لائبریری کی کئی سیکشن ہیں۔ مین ہال کے علاوہ اخبارات، رسائل ٹیکسٹ بکس بچوں کی کتب آڈیو وڈیو کیسٹس اور ریسرچ کیبنز کے سیکشنز کے علاوہ ایڈمنسٹریشن کا الگ بلاک ہے۔ اسے پاکستان کی ایک اچھی لائبریری کہا جاسکتا ہے جہاں رسائل واخبارات کی جلدوں اور کتب کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی ہے۔

مذکورہ بالا سہولتوں کے علاوہ اس لائبریری میں نابیناؤں کے لئے ایک بلائنڈ سیکشن بھی ہے۔ جہاں نابیناؤں کے سننے کے لئے آڈیو کیسٹس ٹیپ ریکارڈر اور ہیڈ فونز کی سہولت بھی مہیا کی گئی ہے۔ ایک وقت میں چودہ نابینا افراد ان سہولتوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بریل Braille کتب بھی نابیناؤں کے پڑھنے کے لئے اسی سیکشن میں رکھی گئی ہیں۔

لیمینیشن سیکشن اس میں فوٹو کاپی کی مشینیں اہم کتب و رسالہ جات کی نقول تیار کرنے کے لئے رکھی گئی ہیں۔ ان تمام سیکشنز کے علاوہ کتب کو محفوظ کرنے اور بیسیوں رسائل و اخبارات کی جلدیں بنانے کے لئے جلد سازی یعنی بائنڈنگ سیکشن بھی مستقل طور پر کام کرتا رہتا ہے۔

اس علمی ماحول اور اس کی مخصوص روایات کے پیش نظر ہم بجاطور پر کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان کے کسی ایسے چھوٹے اکثر و بیشتر بڑے شہروں میں بھی علم کے حصول کے لئے اور لوگوں کی علم کی پیاس بجھانے کے لئے عوام کو یہ سہولتیں حاصل نہیں اور نہ ہی ایسا علمی ماحول میسر ہے یہ چیز اس چھوٹے سے شہر کو ایک نمایاں حیثیت عطا کرتی ہے۔

دارالضیافت جب سے ربوہ بنا ہے جماعت احمدیہ کی طرف سے یہاں ایک خوبصورت اور جدید طرز کا دارالضیافت یا مہمانخانہ کام کر رہا ہے۔

یہ لنگرخانہ دراصل حضرت بانی جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک سو سال بلکہ اس سے بھی قبل شروع کیا گیا تھا۔ اس لنگرخانہ میں بغیر کسی مذہبی یا نسلی امتیاز کے تمام آنے والے مہمانوں کو جماعت احمدیہ کے ممبران خوش آمدید کہتے ہیں اور بطور مہمان کے انہیں ہر ممکن آسائش مہیا کرتے ہیں۔ ربوہ میں جو مختلف ادارہ جات جماعت احمدیہ کی طرف سے قائم ہیں وہ بھی ان کی خواہش پر انہیں دکھانے کا انتظام کیا جاتا ہے اسی وجہ سے سارے شہر میں کوئی ایسا ہوٹل نہیں جہاں رات کی رہائش کا انتظام ہو یا اس کی ضرورت پڑے۔

دیگر امتیازات کی طرح یہ لنگرخانہ بھی اس شہر کو ایک نمایاں امتیاز عطا کرتا ہے۔ بلاشبہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ تمام دنیا میں اس قسم کا تاریخی لنگر اور مہمانخانہ کہیں بھی کام نہیں کر رہا۔

طبی سہولتیں اس مضمون کے شروع میں ذکر کیا گیا تھا کہ ربوہ کا شہر امداد باہمی کے اصول پر قائم ہوا۔ اسی دینی اصل کو بروئے کار لاتے ہوئے جہاں دوسرے شہری اور تمدنی ادارے یہاں قائم کئے گئے وہاں ایک جدید طرز کا ہسپتال بھی احمدیہ جماعت کے افراد نے باہمی تعاون سے تعمیر کیا۔ اس ہسپتال کو احمدیہ جماعت کے دوسرے امام کی طرف منسوب کرتے ہوئے فضل عمر ہسپتال کہا جاتا ہے۔ اس ہسپتال کا مختصر حال اور یہاں موجود سہولتوں کی تفصیل اختصار کے ساتھ قارئین کے لئے پیش خدمت ہے۔

اس ہسپتال کے مندرجہ ذیل حصے اور وارڈز وغیرہ ہیں۔

شعبہ بیرونی مریضان اس حصہ کو نواب محمد دین بلاک کا نام دیا گیا ہے اور یہ چند سال قبل تعمیر کیا گیا اس میں مندرجہ ذیل شعبے ہیں۔ (الف) میڈیکل آؤٹ ڈور (ب) سرجیکل آؤٹ ڈور (ج) امراض چشم (د) ڈینٹل آؤٹ ڈور (ذ) مرہم پٹی روم (ر) فارمیسی مین بلڈنگ میں مندرجہ ذیل شعبے کام کر رہے ہیں۔ (الف) آؤٹ ڈور امراض خواتین (ب) ایمرجنسی روم (ج) آپریشن تھیٹر (د) لیبر وارڈ (ذ) لیبارٹری و بلڈ بینک (ر) کانفرنس روم (ز) انتظامیہ اس کے لئے کئی ایک کمرے مخصوص کئے گئے ہیں۔ (س) فیزیو تھراپی (ش) ہومیو پیتھک سیکشن (ض) ای ٹی ٹی روم (ض) انڈوسکوپی روم

مندرجہ ذیل عمارتیں الگ تعمیر کی گئی ہیں۔

(الف) بیت یادگار اس جگہ امام ثانی جماعت احمدیہ نے 20 ستمبر کو ظہر کی عبادت کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور طویل عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ ربوہ کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ اس کی یادگار میں اس جگہ یہ بیت الذکر تعمیر کی گئی ہے۔

(ب) ایکسرے وای سی جی (ج) کینٹین مریضوں کی امداد کے لئے یہ 24 گھنٹے کھلی رہتی ہے (ج) نرسز ہوسٹل و رہائشی علاقہ برائے ڈاکٹرز و عملہ ہسپتال

ہسپتال کے مختلف وارڈز اور حصوں کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ اس ہسپتال میں ایک ماڈرن ہسپتال کی تمام سہولتیں موجود ہیں۔

اس ہسپتال میں ضروری شعبوں جیسے میڈیکل سرجری، آنکھ گائنی وغیرہ کے سپیشلسٹ ڈاکٹرز کے علاوہ بہت سے دوسرے کوالفائیڈ ڈاکٹرز بھی دن رات کام کرتے ہیں۔

ہسپتال کے سربراہ ایڈمنسٹریٹر اور نائب ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر کہلاتے ہیں۔ ان کے ماتحت انتظامیہ مختلف حصوں میں منقسم ہے۔

بہت سی قیمتی ماڈرن مشینیں اس ہسپتال کو جماعت احمدیہ کے افراد کی طرف سے گزشتہ چند سالوں میں وصول ہوئی ہیں۔ ایمرجنسی کی صورت میں ایمبولینسز کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ بجلی کے انقطاع کی صورت میں ایک بڑے جنریٹر کا بھی انتظام کیا گیا ہے اس کے علاوہ دو عدد 30KV اور 65KV جنریٹر بھی میسر ہیں ان سب سے بڑھ کر اس ہسپتال کا طرہ امتیاز یہ ہے کہ یہاں کے ڈاکٹروں اور انتظامیہ سے لے کر ادنیٰ کارکن تک مریضوں کے ہمدرد ہیں اور ان کی صحت اور مرض کو دور کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحبان مریضوں کو دوا ہی نہیں دیتے بلکہ ان کے لئے دعائیں بھی کرتے ہیں۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ دوا محض ایک تدبیر ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت ہم کرتے ہیں ورنہ اصل شفاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی آتی ہے۔

اس ہسپتال میں بعض ڈاکٹر اور دوسرے عملہ کے ارکان واقف زندگی بھی ہیں جنہوں نے اپنے خدا سے دین حق کے لئے تازندگی ہر حالت میں خدمت کا عہد کیا ہے۔

ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری (وقف جدید) مذکورہ بالا فضل عمر ہسپتال کے علاوہ ربوہ میں ایک فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری بھی کام کر رہی ہے اسے موجودہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے تقریباً بیس سال قبل شروع کیا تھا اور اس انتظام کے مطابق اب تک یہ جاری ہے۔ اس فری ڈسپنسری سے یہاں کے باشندوں کے علاوہ ربوہ کے ماحول میں رہنے والے دیہاتی اور دوسرے قریبی شہروں کے ہزاروں باشندے ہر ماہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ ڈسپنسری روزانہ دو دفعہ یعنی صبح اور شام کو کھلتی ہے اور قابل ہومیو پیتھک طبی عملہ عوام کی بے لوث مدد کے لئے ہردم ان کا منتظر رہتا ہے۔

اس فری ڈسپنسری کے علاوہ بعض مخیر دوستوں نے بھی بعض محلہ جات میں اپنے طور پر فری ڈسپنسریوں کا انتظام کیا ہوا ہے۔ جہاں سے غریب و امیر کو طبی امداد پہنچائی جاتی ہے۔ جن میں قابل ذکر بیت الصادق دارالعلوم غربی میں ڈاکٹر وقار منظور صاحب کا کلینک ہے ڈاکٹر وقار صاحب اپنے خرچ پر مفت ادویہ شام کے وقت دیتے ہیں۔ ہومیو پیتھک نہایت ہی موثر ارزاں اور بقول حضرت مرزا طاہر احمد صاحب موجودہ امام جماعت احمدیہ روحانی طریقہ علاج ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ربوہ میں بمقابلہ دوسرے شہروں کے بہت زیادہ ہومیو پیتھک میڈیکل سینٹرز اور سٹور وغیرہ ہیں جہاں سے اہل شہر کے علاوہ اردگرد کے غریب دیہاتی عوام کو بھی ارزاں طبی امداد پہنچائی جاتی ہے۔

گیمز کی سہولتیں آبادی کے لحاظ سے اگرچہ ربوہ ایک اوسط درجہ کا قصبہ ہی شمار ہو سکتا ہے لیکن اس کے باوجود یہاں نوجوانوں کے لئے متعدد کھیلوں کی سہولتیں میسر ہیں۔ کرکٹ، فٹ بال، نٹ بال، باسکٹ بال، بیڈ منٹن، والی بال اور ٹیبل ٹینس کھیلنے والوں کے لئے ہر محلہ میں ایک یا زیادہ گراؤنڈز کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ چند سال قبل ایک جدید طرز کا تیراکی کا تالاب یعنی سوئمنگ پول بھی تعمیر کیا گیا ہے۔

نوجوانوں کی تنظیم خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام ایک بائیکنگ کلب بھی نوجوانوں کو بائیکنگ اور کوہ پیمائی کی طرف راغب کرنے اور اس ضمن میں ان کی عملی رہنمائی کے لئے کوشاں رہتی ہے۔ اور بائیکنگ ٹورز کا انتظام بھی کرتی ہے۔

آل پاکستان لیول پر ربوہ میں ہر سال ٹورنامنٹ بھی منعقد کئے جاتے ہیں۔ جن میں کراچی سے لے کر پشاور تک کی ٹیمیں اور کھلاڑی حصہ لیتے ہیں۔ یہ ٹورنامنٹ مختلف اداروں کی طرف سے منعقد کئے جاتے ہیں۔ خدام الاحمدیہ نوجوانوں اور بچوں کے لئے۔ انصار اللہ 40 سال سے اوپر مردوں کے لئے اور لجنہ اماء اللہ عورتوں اور بچوں کے لئے اس قسم کے آل پاکستان یا آل ربوہ کا ٹورنامنٹ منعقد کرتی ہے۔ مکمل تنظیم کے ساتھ منعقد کئے گئے ان ٹورنامنٹس میں سے کئی ایک کو احمدیہ انٹرنیشنل ٹی وی پر بھی ساری دنیا کے ناظرین دیکھتے ہیں۔ جس سے پاکستان کا ایک اچھا تاثر بیرونی دنیا میں قائم ہوتا ہے۔ باسکٹ بال، رونگ، فٹ بال اور تیراکی میں یہاں کے کھلاڑی، پروانشل انٹر یونیورسٹیز اور آل پاکستان مقابلوں اور میچوں میں حصہ لے کر انعامات حاصل کر چکے ہیں۔

صواب کیا ہے؟ کہ ہر بھلا کام اس طرح پر کیا جاوے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح کر کے دکھایا ہے۔ اگر نیکی کرے مگر نہ اس طرح جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے وہ راہ صواب نہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتصار احمد نذر مربی سلسلہ

مشہور و متداول دینی کتب کے تعارف کا پس منظر

اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب سرچشمہ جمیع علوم ہے اس مقدس کلام الٰہی نے نہ صرف کائنات کے گم گشتہ اور سربستہ رازوں کو بے نقاب کیا بلکہ نئے علوم (دینی و دنیوی) کی بناء ڈالی چنانچہ اس کے نزول کے ساتھ ہی نئے علوم کی دریافت کا سلسلہ شروع ہو گیا اس الٰہی کتاب نے یکدفعہ دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا اور دنیا کے لحاظ سے کمزور قوم اہل عرب کو دیگر اقوام پر برتری بخش دی۔ ابھی کلام الٰہی کی عمر سو برس بھی نہیں ہوئی تھی کہ ان نئے علوم کی نشوونما شروع ہو گئی توحید پرست جہاں جہاں بھی گئے وہاں علم کے فروغ کے لئے کوششیں کیں اسلام کی آمد سے پہلے پورے ملک عرب میں گنتی کے چند لوگ پڑھے لکھے تھے لیکن جب خدائی نور آیا اور اللہ کے عطا کردہ انوار دنیا میں پھیلے تو تعلیم کی اہمیت بھی دنیا میں روشن ہوئی دین حق نے تعلیم کے حصول کی نہ صرف حوصلہ افزائی فرمائی بلکہ اسے فرض قرار دیا۔

دینی تعلیم کے حصول کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے یہ اصولی حکم دے دیا کہ اپنے ایک گروہ کو دینی تعلیم کے حصول کے لئے مرکز میں بھیجیں اور وہ دینی علوم حاصل کرنے کے بعد واپس جا کر اپنی قوم کو سکھائیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

پس ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تا کہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر بے دینی سے ہوشیار کرتے تا کہ وہ (گمراہی سے) ڈرنے لگیں یہ حکم تو دینی تعلیم کے حصول کے لئے تھا عام تعلیم کے بارے میں یہ ارشاد رہنمائی کا محرک بنا کہ علم حاصل کرنا ہر دین حق کے پیروکار مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اسی طرح ایک اور ارشاد بھی علم کی ترغیب دلاتا ہے کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔

یہ وہ پس منظر تھا جو نئے علوم کی دریافت کا محرک بنا۔ روایات میں اختلاف اور نئے پیش آمدہ حالات میں نئے مسائل کی تلاش نے علم فقہ کو جنم دیا علم حدیث اور علم نحو بنا غرضیکہ اس طرح نئے نئے علوم پیدا ہوتے رہے لیکن باقاعدہ مدون شکل میں سب سے پہلے علم فقہ آیا جس کا سہرا حضرت امام ابو حنیفہ کے سر ہے، علم حدیث پر مختلف لوگوں نے کام کو آگے بڑھایا لیکن جب تیسری صدی ہجری میں حضرت امام بخاری نے "الجامع الصحیح" تالیف کی تو اسے علماء کے طبقے میں بے حد قبولیت حاصل ہوئی اور آج تک اس کتاب کا یہ اعزاز برقرار ہے کہ اسے "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں ایسے بزرگ اور خدا رسیدہ وجود عطا کئے جو مخلوق خدا کی علمی و عملی حالت میں ترقی کے لئے کوشاں رہتے تھے۔ یہ علمائے ربانی مشائخ عظام، حامیان دین متین اور اولیاء اللہ اپنے کردار اور خدمات سے دین سے محبت کا حق ادا کرتے رہے۔ جس کام کی اشاعت اور ترویج کا ذمہ انہوں نے لیا یعنی علم قرآن کا وہ کوئی آسان کام نہیں تھا ان لوگوں نے دنیا کے دھندوں سے آزاد ہو کر عملاً زندگیاں خدا کی راہ میں وقف کر دیں کیونکہ دینی خدمت کے لئے فراغت نفسی بہت ضروری ہے ان لوگوں نے نہایت پاکیزہ زندگیاں گزاریں اور یقیناً ان کی نیک نفسی اور فدائیت نے دین کی خدمت کا عظیم کام ان سے لیا دینی خدمت بھی ہر کسی کا کام نہیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید اور نصرت کی ضرورت ہے اور خدا کی نصرت صرف پاک نفوس ہی جذب کر سکتے ہیں۔

چودہ سو سال پر محیط ایک لمبے زمانے میں ہزاروں دینی کتب لکھی گئیں اور ایسے علماء ربانی اور مصلحین کی تعداد کم نہیں جنہوں نے سو سے زائد کتب لکھیں لیکن ظاہر ہے ان سب کا محفوظ رہنا اور ہم تک پہنچنا آسان نہیں تھا اکثر کتب ضائع ہو گئیں اور امتداد زمانہ نے ان کے آثار مٹا دیئے لیکن ایک حصہ جسے علماء کے طبقے میں غیر معمولی شہرت حاصل ہوتی تھی محفوظ رہا تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ بعض مسلمان بادشاہوں نے علوم کی خاص طور پر سرپرستی کی دور دور سے پرانی کتابوں کے نسخے منگوا کر اپنی لائبریری بنائی بعض کتب کے تراجم بھی کروائے خدا نے ان علماء کی محنتوں کو ضائع نہیں جانے دیا حتیٰ کہ اس زمانے میں کتابوں کی چھپائی کے لئے مشینیں ایجاد ہو گئیں اور جو نسخہ بھی کسی لائبریری میں موجود تھا اسے شائع کروا کر دنیا بھر کی لائبریریوں میں پہنچا دیا گیا۔

کتابوں کا یہ خزانہ ہمارا ورثہ ہے جو اسلاف ہمارے لئے چھوڑ گئے ہیں ان لوگوں نے بعد میں آنے والوں پر اتنا احسان کیا کہ دین کی راہیں آسان کر دیں تفاسیر اور احادیث میں آنے والے اشکالات کا حل ہمارے سامنے پیش کیا اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم ان سے فائدہ اٹھائیں۔

جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے پہلی صدی ہجری سے اب تک ہزاروں کتب لکھی گئیں ہیں اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان کو کیسے تلاش کیا جائے کیسے ان تک پہنچا جائے اس پہلو سے بھی دو کتابیں ہمارے لئے بہترین راہنما ہیں ان کا مختصر تعارف بھی ضروری ہے۔

۱- الفہرست یہ محمد بن اسحاق بن ندیم کی کتاب ہے اور یہ چوتھی صدی ہجری تک کے علوم و فنون سیر و رجال اور کتب و مصنفین کی مستند تاریخ ہے اور اس موضوع سے متعلق بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے اس میں بلاغت، ادب انشاء اور اس کے مختلف مکاتب فکر، حدیث و فقہ اور اس کے تمام مدارس فکر، صرف و نحو، منطق و فلسفہ ریاضی و حساب، طب اور صنعت کیمیا وغیرہ تمام علوم اور ان کے ماہرین اور ان کی تصنیفات کی اہم تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

2- کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون یہ مصطفیٰ بن عبداللہ القسطنطینی الرومی الحنفی (1017ھ - 1067ھ) کی تصنیف ہے اس کا مصنف حاجی خلیفہ کے نام سے معروف ہے چھ جلدوں پر مشتمل یہ کتاب گیارہویں صدی ہجری تک کے علوم و فنون پر ہونے والے کام کی تفصیل پر مشتمل ہے۔

یہ دو کتابیں علوم و فنون کی تاریخ پر بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں لیکن ان کا نقص یہ ہے کہ ان میں رطب و یابس تمام قسم کی کتابیں جمع کر دی گئی ہیں اس پہلو سے ہر علم پر مشہور اور صف اول کی حیثیت رکھنے والی کتب کی تلاش مشکل ہو جاتی ہے۔

دوسرا نقص یہ ہے کہ ان میں مذکور کتب میں سے ایک بھاری تعداد ایسی کتب کی ہے جو اس وقت کہیں بھی میسر نہیں۔

"قاموس الکتب" بھی بعض مشہور کتابوں کا تعارف پیش کرتی ہے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی ان دینی کتب اور علماء سلف کے علمی کارناموں سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور اپنے حق میں منقولی دلائل دیتے وقت ان کتب سے حوالہ جات پیش فرمائے۔

حضرت صاحب کے پاس بہت سی کتب موجود تھی اوائل عمر میں آپ بعض کتب مثلاً بخاری، مثنوی رومی، دلائل الخیرات، سفر السعادۃ اور فتوح الغیب وغیرہ کا مطالعہ کرتے تھے۔ حضرت صاحب کو حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب (امام جماعت احمدیہ الاول) کا کتب خانہ بھی میسر تھا جس میں ایک ہزار سے زائد کتب تھیں جو آپ نے دور دراز سے منگوا کر جمع کیں۔

حضرت بانی سلسلہ نے اس کتب خانے کا ذکر اپنی ایک کتاب میں کیا ہے فرماتے ہیں۔

"حضرت مولوی صاحب علوم فقہ اور حدیث اور تفسیر میں اعلیٰ درجے کے معلومات رکھتے ہیں فلسفہ اور طبعی قدیم اور جدید پر نہایت عمدہ نظر ہے فن طبابت میں ایک حاذق طبیب ہیں ہر ایک فن کی کتابیں بلاد مصر و عرب و شام و یورپ سے منگوا کر ایک نادر کتب خانہ تیار کیا ہے"

(روحانی خزائن جلد 3 ص 37)

حضرت صاحب نے اس کتب خانہ کی کتب کی فہرست اپنی ایک کتاب فریاد درد کے آخر میں دی ہے۔

ان مشہور کتب میں سے تقریباً ایک سو کتب متداول ہیں اور دینی مدارس میں پڑھائی جاتی ہیں اور انہیں اپنے اپنے علوم فقہ، حدیث، تفسیر، کلام، تصوف، منطق، ادب لغت اور تاریخ وغیرہ میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

ان کتب میں سے بعض اہم کتب کا تعارف الفضل کے ذریعے پیش کیا جا رہا ہے۔

ملک منور احمد عارف جہلمی

ایک عاجزانہ دعا اور خدائی نصرت

بہت سالوں کی بات ہے۔ کہ عید الفطر کا چاند نظر آ جانے پر خاکسار کا ارادہ بن گیا کہ یہ عید اپنے والدین کے پاس جا گزاروں چنانچہ مغرب کے بعد بس پر سوار ہو کر سرگودھا چلا گیا۔ وہاں سے خوشاب والی بس پکڑلی۔ جب خوشاب پہنچا تو پیل جانے والی بس تیار کھڑی تھی۔ جو سواریوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ اس کی پچھلی جانب جلی حروف میں لکھا ہوا تھا "جنگل کا شیر" مگر اس کی خستہ حالی کو دیکھ کر خوف آ رہا تھا کہ نہ معلوم منزل مقصود تک بھی کیسے پہنچاتی ہے۔ آخر بات وہی بنی جو دل میں کھٹک رہی تھی۔ کٹھہ کی پہاڑیوں سے چند میل اوپر جا کر خراب ہو گئی۔ اس پر سب مسافروں کو نیچے اتر کر دھکا لگانے کو کہا گیا۔ دھکا لگنے کے بعد جب بس سٹارٹ ہو گئی۔ تو سبھی مسافر تیزی سے بس پر سوار ہو گئے لیکن میں پیچھے اکیلا رہ گیا۔ رات بارہ بجے کا عمل تھا گھپ اندھیرا تھا۔ موسم میں خنکی بھی خاصی تھی۔ اس لئے میں سخت گھبرا گیا کہ اب کہاں جاؤں۔ سردی سے بچنے کی خاطر اگر کسی پل کے نیچے بسیرا کروں تو کوئی چیز نہ ڈس جائے۔ کیکر پھلاہ کے درختوں تلے ڈیرہ جماؤں تو کانٹے چبھیں گے۔ پھر یہ بھی سن رکھا تھا کہ اس جنگل میں بھیڑئے اور دیگر جانور بھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔ کہیں ان کی بھینٹ نہ چڑھ جاؤں۔

خاکسار نے بڑی عاجزی اور گریہ وزاری سے دعا کی کہ اے میرے مشکل کشا خدا! مجھے اس کرب عظیم سے نجات عطا فرما۔ اس وقت تیرے سوا مجھے کوئی سہارا نظر نہیں آتا۔ دعا کرنے کے بعد میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری بائیں جانب سے دفعتاً ایک آدمی نمودار ہوا۔ جسے میں نے سارا ماجرہ سنایا کہ میں اس طرح بس سے پیچھے رہ گیا ہوں۔ اس نے مجھے تسلی دلاتے ہوئے کہا کہ گھبراؤ نہیں میں تمہیں اکیلا چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا کسی بس یا ٹرک پر سوار کرا کر ہی ادھر ادھر ہلوں گا اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ تھوڑا ہی وقت گزرا ہو گا کہ وہ بس مجھے لینے کے لئے واپس آ گئی۔ کیونکہ میرے گاؤں کے ایک آدمی نے بس والوں کو بتایا کہ وہ عینک والا بھائی نظر نہیں آ رہا۔ معلوم ہوتا ہے پیچھے رہ گیا ہے جب بس واپس آئی اور میں اس میں سوار ہو گیا تو خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر بجا لایا جس نے میری عاجزانہ دعا کو سن کر پیش آمدہ مصیبت کو رفع فرما دیا اور اب تھوڑی دیر بعد اللہ نے چاہا تو اپنے گاؤں کلر کہار پہنچ جاؤں گا۔

اخلاق کی درستی اللہ کو تعلق سے ہے صرف۔ اللہ بد خلق کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کا بد خلق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کوئی شخص کسی روحانی مرتبے پر فائز نہیں ہو سکتا جب تک وہ پہلے با اخلاق انسان نہ ہو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سری لنکا میں خانہ جنگی

سری لنکا میں تامل فوجیوں نے سرکاری فوجیوں پر جو ایک بہت بڑا حملہ کیا تھا وہ 36 گھنٹے کی لڑائی کے بعد ختم ہو گیا لیکن اس دوران دونوں فوجوں کے 291- افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔ یہ لڑائی سری لنکا کے شمالی علاقے کے والی ریجن میں لڑی گئی۔ اس میں پہل تامل چھاپہ ماروں نے کی تھی۔

سری لنکا کی وزارت دفاع کے ترجمان کے بیان کے مطابق اس لڑائی میں تامل ایلام کے دو سو لبریشن ٹائیگرز مارے گئے۔ مارے جانے والوں میں زیادہ تر لڑاکا عورتیں شامل ہیں جن کو FREEDOM BIRDS یعنی آزادی کے پرندے کہا جاتا ہے۔ سرکاری فوجیوں نے اس لڑائی میں بے شمار ہتھیاروں پر بھی قبضہ کر لیا۔ لیکن ٹائیگر ریڈیو کا کہنا ہے کہ ان کے صرف 89 گوریلے مارے گئے ہیں۔ سرکاری اعلان کے مطابق باغی اپنی 86 نعشیں اٹھا کر لے گئے جبکہ 107 نعشیں سرکاری فوجیوں نے اکٹھی کیں۔

باغیوں کے ریڈیو نے کہا ہے کہ جنگ کے دوران سری لنکا کے 279 فوجی مارے گئے اور سینکڑوں زخمی ہو گئے اور اس طرح باغیوں نے سرکاری فوجوں کو زبردست نقصان پہنچایا۔ سرکاری حکام کا کہنا ہے کہ باغیوں نے سات زبردست حملے کئے لیکن چونکہ سرکاری فوج پہلے سے تیار تھی اس لئے یہ سب کے سب پسپا کر دئے گئے جس میں باغیوں کے بے شمار لڑاکے مارے گئے اور زخمی ہو گئے۔

سرکاری فوج نے اس سال کے مئی میں ایک بڑا اپریشن شمالی علاقے میں شروع کیا تھا تاکہ جافنا کے علاقے کو باقی ملک سے ملانے والی ایک بڑی سڑک پر قبضہ کیا جا سکے۔ لیکن جون میں باغیوں نے ایک بڑا حملہ کر کے اس ایڈوانس کو روک دیا تھا اور اس وقت سے طرفین میں کوئی بڑی جھڑپ نہیں ہوئی تھی۔ لیکن اب ان کارروائیوں میں تیزی آتی معلوم ہو رہی ہے۔ ایک ہفتہ قبل بھی باغیوں نے ایک حملہ کیا تھا جو سرکاری فوجوں نے پسپا کر دیا تھا۔ اس کے بعد اب پھر باغیوں نے یہ زبردست حملہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں ان کے بے شمار ساتھی مارے گئے۔

○○○

بہار کی نئی وزیر اعلیٰ ربڑی دیوی

بھارت کے صوبہ بہار کے سابق وزیر اعلیٰ نے جب استعفیٰ دیا تو جاتے جاتے اپنی جگہ اپنی بیوی کو وزیر اعلیٰ مقرر کر دیا۔ ان کا نام ربڑی دیوی ہے۔ اور وہ زیادہ پڑھی لکھی بھی نہیں ہیں اور 9 بچوں کی ماں ہیں۔ انہوں نے کبھی سیاست میں دخل اندازی کرنے کا سوچا بھی نہیں تھا۔ لیکن حالات نے انہیں گھر سے اٹھا کر وزیر اعلیٰ کے عہدے تک پہنچا دیا ہے اب معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے صوبہ کی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ بھی حاصل کر لیا ہے اور ممبران اسمبلی کی ایک بڑی تعداد نے ان کے حق میں ووٹ دیا۔ اسمبلی کے 194 ممبروں نے ان کے حق میں ووٹ دئے۔ ان کی عمر اس وقت 41 سال ہے۔ ان کی شروع کی زندگی گھر کے کام کاج اور اور بچوں اور گھر کے جانوروں کی دیکھ بھال تک محدود تھی۔ وہ ایک شرمیلی طبیعت کی مالک گھریلو عورت ہیں لیکن انہیں اپنے خاوند کے حکم کی تعمیل میں یہ عہدہ قبول کرنا پڑا حالانکہ یہ ایک بہت مشکل کام ہے۔ بہار نہ صرف بھارت کا دوسرا سب سے زیادہ آبادی رکھنے والا صوبہ ہے بلکہ اس میں جرائم کی تعداد بھی انتہائی زیادہ ہے۔ ربڑی دیوی اوائل عمر میں ہی سکول سے ہٹ گئی تھیں کیونکہ ان کی شادی بہت کم عمری میں ہو گئی تھی۔ وہ انگریزی بالکل نہیں بول سکتیں اقتدار سنبھالنے کے بعد انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ وہ وہی کچھ کریں گی جو ان کا خاوند ان کو کرنے کے لئے کہے گا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ حکومت سنبھالنے کے لئے ان کے پاس کون سی قابلیت ہے تو انہوں نے کہا میں صوبے کی حکومت بھی گھر چلانے کے مطابق ہی سمجھتی ہوں۔ لیکن صوبے کی دوسری جماعتوں کا خیال کچھ اور ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ صرف ربڑ سٹمپ ہیں۔ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا کے ایک ترجمان نے کہا کہ بھارت کے باشندوں کے ساتھ اس سے پہلے اتنا بڑا مذاق کبھی نہیں کیا گیا۔ تمام جمہوری روایات کو پرے پھینک دیا گیا۔ ہم دونوں میاں بیوی کے خلاف اپنی مہم جاری رکھیں گے۔

○○○

چینی فوج کی 70ویں سالگرہ

چین اپنی فوج کی 70ویں سالگرہ منا رہا ہے۔ یہ فوج دنیا کی سب سے بڑی فوج ہے جس کی تعداد 30 لاکھ سے متجاوز ہے۔ اس موقع پر چین کی اعلیٰ ترین لیڈر شپ جس کے سربراہ کامریڈ جیانگ زیمن ہیں نے گریٹ ہال آف دی پیپل میں ایک ریلی کا اہتمام کیا جس میں 1700 مہمانوں کو مدعو کیا گیا۔ پریذیڈنٹ جیانگ زیمن نے فوج سے امید ظاہر کی وہ 21ویں صدی ہی شامل ہونے کے لئے شایان شان طور پر اپنی تیاریاں جاری رکھے گی۔ انہوں نے کہا کہ افسروں اور جوانوں کو اور زیادہ ماڈرن ٹیکنالوی اور جنگی فنون سیکھنے چاہیں تاکہ وہ ملک کی سلامتی کو قائم رکھ سکیں۔ چین کی کیمونسٹ پارٹی کے ترجمان پیپلز ڈیلی نے اپنے اداریہ میں لکھا کہ فوج کو یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے کہ پارٹی ہی بندوق کی کمان کرتی ہے اور اس پالیسی پر ہمیشہ عملدرآمد ہوتا رہنا چاہیئے۔

پیپلز لبریشن آرمی (P L A) پی۔ ایل۔ اے۔ درحقیقت چینی کیمونسٹ پارٹی کی ایک سیاسی طاقت ہے۔ اور اسی لئے پارٹی کی حمایت کے بدلہ میں ہمیشہ اپنے بجٹ میں اضافہ کے لئے کوشش میں رہتی ہے۔

چین کے ہمسایوں جاپان، تائیوان اور فلپائن کے لئے یہ فوج باعث تشویش ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ ساؤتھ چائنا سمندر اور مشرقی چائنا سمندر میں چین کے جو تنازعات دوسرے ملکوں کے ساتھ موجود ہیں وہ وجہ جنگ و جدل بن سکتے ہیں۔ لیکن چین کا کہنا ہے کہ اس وقت جو پر امن ماحول اس علاقہ میں موجود ہے اس کو قائم رکھنے کے لئے P L A کا وجود اور اس کی ترقی ضروری ہے۔

○○○

سائنس کی بے بسی

اس صدی کے آخری حصہ میں سائنس کے ہر میدان میں جس قدر ترقی کی ہے اسے دیکھ کر عام انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ خلائی ٹیکنالوجی اور اس سے منسلکہ ہمہ قسم کے سٹیلائٹس اس ترقی کا انتہائی نمونہ ہیں۔ لیکن مشرقی یورپ میں چند روز پہلے آنے والے سیلابوں نے اس خلائی ٹیکنالوجی کا جس طرح مذاق اڑایا ہے وہ قابل دید ہے۔ یورپین سپیس ایجنسی کے سربراہ نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ ہم کسی آنے والے سیلاب کا کس طرح پتہ چلا سکتے ہیں۔ ہم سیلاب آنے کے بعد یہ تو بتا سکتے ہیں کہ کون سا بند کس قدر اونچائی میں کم تھا یا یہ سیلاب کتنے علاقہ میں پھیلا ہوا ہے یا مختلف ملک اس سے نبٹنے کے لئے کیا کچھ اقدام کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر بند چھوٹے سائز کے ہیں تو ہم اس میں کیا کر سکتے ہیں۔ یورپین سپیس ایجنسی کے پاس دنیا بھر سے بہترین سٹیلائٹ ہیں جو زمین پر ہونے والی یا موجود ہونے والی ہر حرکت و سکون کو نوٹ کر سکتے ہیں۔ اس میں ایسے آلات لگے ہوئے ہیں جو کسی جگہ زمین میں نمی کی مقدار بتا سکتے ہیں۔ موسمی تبدیلیوں کو مانیٹر کر سکتے ہیں۔ سمندر میں لہروں کی اونچائی کو ماپ سکتے ہیں بلکہ آپ کو یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ یہ کھیت گندم کا ہے یا چاول کا۔ یہ سٹیلائٹ بادلوں میں سے بھی دیکھ سکتا ہے اور بارش میں بھی۔ لیکن لطیفہ یہ ہے کہ کوئی موسمی سٹیلائٹ بارش کے نتیجہ میں آنے والے سیلاب کی پیش گوئی نہیں کر سکتا۔ برطانیہ کی ہائیڈرالوجی کے ادارہ کے سربراہ نے بتایا کہ موسمی سٹلائٹ بادل کو دیکھ کر بتا سکتا ہے کہ یہ برسے گا یا نہیں۔ لیکن یہ تمام سٹلائٹ اور سائنس دان مل کر ان سیلابوں کے متعلق قبل از وقت نہ بتا سکے جنہوں نے پولینڈ جرمنی اور چیکو سلاویہ میں تباہی مچا رکھی ہے۔

○○○

کالے چرچ جلانے والے سفید فام

امریکہ کی جنوبی ریاستوں میں آج بھی سفید فام لوگ سیاہ فام لوگوں سے نفرت کرتے ہیں اور اس کا ثبوت کالے لوگوں کے چرچوں کو جلا کر مہیا کرتے رہتے ہیں۔ بدنام زمانہ کو کلکس کلان ابھی بھی بعض ریاستوں میں اپنا وجود قائم رکھے ہوئے ہے اور پچھلے سال اس جماعت نے ساؤتھ کیرولینا کی ریاست میں سیاہ فام لوگوں کے کئی چرچوں کو جلا کر خاکستر کر دیا اسی طرح 1995ء میں ٹینسی ریاست میں تین گوروں نے دو کالے لوگوں کی عبادت گاہوں اور ایک ٹیورن کو جلا دیا۔

ابھی تک اس سلسلے میں کسی حکومت نے کسی کو اس کا ذمہ وار نہیں ٹھہرایا تھا لیکن اب سفید فام شخص مزنگی مارون نیو نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ اس نے اپنے سفید فام ساتھیوں کے ساتھ مل کر تین کالے چرچوں کو جلانے کی سازش کی تھی۔ اس کے دیگر چار ساتھیوں کے سلسلے میں حکومت کی مختلف ایجنسیاں تحقیقات کر رہی ہیں۔ ان علاقوں میں پچھلے دو سال میں 250 کالے چرچوں کے جلائے جانے کے کیس ہو چکے ہیں لیکن کسی میں بھی کسی پر سازش کا الزام نہیں لگایا گیا تھا۔ سازش سے مراد یہ لیا جاتا ہے کہ اس میں دو یا دو سے زیادہ لوگوں نے مل کر یہ سکیم بنائی ہو۔ صدر کلنٹن نے بھی کچھ دیر۔ پہلے اس معاملہ میں ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے ایک ٹاسک فورس قائم کی تھی جس کی تحقیقات کے بعد یہ اعلان کیا گیا کہ اس ٹاسک فورس کو اسی سلسلے میں کسی قسم کی نیشنل سازش کا ثبوت نہیں ملا۔

لیکن اب نیو نے سازش کا اقرار کیا ہے۔ جس کا تعلق کالے لوگوں کے حقوق کی تلفی کے متعلق ہے۔ اس نے بتایا کہ 31۔ جنوری 1996ء کی رات کو یہ سازش شروع کی گئی۔ کئی سفید فام لوگ اس جگہ جمع ہوئے اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ بینن روگ کے علاقے میں کالے چرچوں کو جلا دیا جائے اور اس فیصلے کے چند گھنٹوں کے اندر تین کالے چرچ اور ایک فلاحی ادارے کو جلا کر خاکستر کر دیا گیا۔

○○○

احمدی طالبات متوجہ ہوں

○ وہ تمام احمدی طالبات جو کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ داخلہ لینے سے قبل اس بات کا جائزہ لے لیں کہ مطلوبہ مضمون کورس کسی ایسے تعلیمی ادارے میں کیا جائے جہاں مخلوط تعلیمی نظام نہ ہو بلکہ صرف طالبات زیر تعلیم ہوں۔ اگر ایسا تعلیمی ادارہ نہ ہو تو پھر مخلوط تعلیمی اداہ میں داخلہ سے قبل حضرت صاحب سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت لینی لازمی ہے۔ اجازت حاصل کرنے کے لئے درخواست فارم نظارت تعلیم سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ فارم پر کر کے واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔

اسی طرح ایسی احمدی طالبات جو لاعلمی کے سبب بغیر اجازت حضرت صاحب کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ لے چکی ہیں۔ ان کے لئے بھی لازمی ہے کہ وہ فوری طور پر نظارت تعلیم سے درخواست فارم حاصل کر کے اسے پر کریں اور واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں تا حضرت صاحب کی خدمت میں کیس پیش کیا جا سکے۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ماسٹر فضل احمد صاحب سکنہ گولیکی پھیپھڑوں میں پانی بھر جانے کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو چکی ہے۔ احباب کرام سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم راجہ عبدالرشید صاحب ولد مکرم راجہ عبدالحمید خان صاحب (وفات یافتہ) دارالرحمت غربی چند روز بیمار رہ کر اچانک یکم جولائی 1997ء کو وفات پاگئے۔ آپ موصی تھے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق حضرت میاں نبی بخش صاحب کے پوتے تھے۔ ان کا جنازہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو

18۔ اگست کو ہو گا

○ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو مورخہ 18 ۔اگست 1997ء بروز سوموار بوقت سات بجے صبح ہو گا۔ انٹرویو کے لئے تفصیلی چٹھی درخواست دہندگان کو بذریعہ ڈاک بھجوائی جارہی ہے۔

(2) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے اصولاً میٹرک پاس کرنے کے لئے عمر کی حد 17 سال اور ایف اے و ایف ایس سی کے لئے زیادہ سے زیادہ 19 سال کی حد مقرر ہے۔

تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (45 فیصد نمبر) ہونا ضروری ہے (میٹرک تھرڈ ڈویژن (45 فیصد سے کم نمبر) کے درخواست دہندگان کا انٹرویو اور داخلہ نہیں ہو گا تشریف نہ لائیں)

(3) جماعت کے ایسے میٹرک پاس ذہین 'ہونہار خدمت دین کا شوق رکھنے والے مخلص طلباء جو وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہش مند ہیں اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے بذریعہ ڈاک یا دستی وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں بھجوا دیں۔ درخواست آنے پر اور میٹرک کے نتیجہ کی اطلاع ملنے پر انٹرویو کے لئے تفصیلی چٹھی بذریعہ ڈاک بھجوائی جائے گی۔

(4) امیدواران روزانہ کلام الہی کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ کلام الہی صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

یوم تحریک جدید 29۔ اگست 1997ء

بروز جمعہ منایا جائے

○ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ سال رواں 1997ء کا دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ 29۔ اگست 1997ء بروز جمعہ" المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقعہ پر امراء و صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الہیہ کا احباب جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے۔

درخواست ہے کہ جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی مطلع فرمائیں۔

مربیان و معلمین کرام سے یوم تحریک جدید کو کامیاب بنانے اور اس کی رپورٹ بھجوانے کے لئے تعاون کی درخواست ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم ناصر زمان خان صاحب بابت ترکہ مکرم خان فتح اللہ خان صاحب)

مکرم ناصر زمان خان صاحب ولد مکرم خان فتح اللہ خان صاحب ساکن علی خان ماڈل سکول پرانی نورکوٹ روڈ بمقام گکھڑ ضلع گوجرانوالہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد .قضائے الہی وفات پا گئے ہیں۔ لہذا انکا قطعہ نمبر 36/54 برقبہ ایک کنال واقع محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ انکے جملہ ورثاء کے نام بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ مکرم بابر زمان خان صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم ناصر زمان خان صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم نادر زمان خان صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم یاسر زمان خان صاحب (بیٹا)
5۔ محترمہ شفیقہ خانم صاحبہ (بیوہ)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیروارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

○ (مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب بابت ترکہ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب)

مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب ولد شیخ رحمت اللہ صاحب ساکن محلہ گڑھا چنیوٹ گلی منگواں والی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد .قضائے الہی وفات پاگئے ہیں۔ قطعہ نمبر 13/15 محلہ دارالنصر ربوہ برقبہ 10 مرلے میں سے 5 مرلے ان کے نام منتقل شدہ ہیں۔ ان کا یہ حصہ میرے نام منتقل کیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم عنایت اللہ صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم حمید اللہ صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ امتہ الحفیظ صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم نعیم اللہ صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیروارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

○ (مکرم مظفر احمد صاحب چٹھہ بابت ترکہ مکرم نور محمد صاحب چٹھہ)

مکرم مظفر احمد صاحب چٹھہ ابن مکرم چوہدری نور محمد صاحب چٹھہ ساکن چک نمبر 543/E.B ڈاک خانہ خاص براستہ ماچھی وال ضلع وہاڑی نے اطلاع دی ہے کہ میرے والد .قضائے الہی وفات پا گئے ہیں۔ لہذا قطعہ نمبر 27/4 واقع دارالیمن ربوہ برقبہ 10 مرلہ میں سے ان کا حصہ پانچ مرلہ میرے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اس سے اتفاق ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) مکرم مظفر احمد صاحب چٹھہ (پسر)
(2) مکرم مبشر احمد صاحب چٹھہ (پسر)
(3) مکرم محمد غضنفر صاحب چٹھہ (پسر)
(4) محترمہ امتہ التین صاحبہ (دختر)
(5) محترمہ شاہدہ تسنیم صاحبہ (دختر)
(6) مکرم محمد انور صاحب (پسر)
(7) محترمہ امتہ العزیز صاحبہ (دختر)
(8) محترمہ امتہ الجمیل صاحبہ (دختر)
(9) محترمہ رفعت جبیں صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیروارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

○ (مکرم مسعود احمد انور صاحب بابت ترکہ مکرم ملک محمد انور صاحب)

مکرم ملک مسعود احمد انور خان صاحب وغیرہ ورثاء نے درخواست دی ہے کہ مکرم ملک محمد انور خان صاحب ساکن 21/1 دارالبرکات ربوہ .قضائے الہی وفات پا گئے ہیں۔ لہذا ان کی درج ذیل جائیداد ان کے بیٹے مکرم ملک مسعود احمد صاحب انور کے نام منتقل کر دی جائے۔

(1) قطعہ نمبر 21/1 دارالبرکات ربوہ برقبہ 10۔7.5 مرلہ صرف

(2) قطعہ نمبر 8/29 دارالعلوم شرقی ربوہ ایک کنال

(3) مکرم ملک محمد خان صاحب کی امانت ذاتی 35-2793/6 امانت و خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع شدہ رقم مبلغ 3339/64 روپے ہے جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ منیرہ ملک صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم مسعود انور صاحب (پسر)
(3) مکرم محمود انور صاحب (پسر)
(4) مکرم عابد انور صاحب (پسر)
(5) مکرم خالد انور صاحب (پسر)
(6) محترمہ نگہت حفیظ صاحبہ (دختر)
(7) محترمہ فرخت امین صاحبہ (دختر)
(8) مکرم عروج امجد صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیروارث کو اس انتقال اور ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

محترم گیانی واحد حسین صاحب کے

حالات زندگی

○ محترم گیانی واحد حسین صاحب کے صاحبزادے مکرم ڈاکٹر محی الدین صاحب محترم گیانی صاحب کے حالات زندگی اور سیرة پر ایک کتاب مرتب کر رہے ہیں۔ جن احباب کو اس سلسلے میں کسی قسم کی معلومات ہوں وہ براہ کرم درج ذیل پتہ پر بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ محترم گیانی صاحب کے واقعات کے علاوہ تصاویر فراہم کرنے کی بھی درخواست ہے جو بعد استعمال بحفاظت واپس کر دی جائیں گی۔ رابطہ کا پتہ درج ذیل ہے۔

ڈاکٹر پروفیسر محمد شریف خان
15/6 دارالصدر شمالی ربوہ

بقیہ صفحہ 1

یقین ہو جائے ماں باپ کو تو ان کی ہر دوسری دلچسپی بھی ان آنکھوں کو ٹھنڈک پیدا کرتی ہے خواہ وہ متقی نہ بن رہے ہوں۔ پس (کلام الہی) نے جس دلچسپی کا ذکر فرمایا ہے یہ ایسی دلچسپی ہے کہ جس کے نتیجے میں جب تک آپ کو اولاد میں نیکیاں دکھائی نہ دیں قرة عین نصیب نہیں ہو سکتی۔

پس ایسا تعلق جوڑیں بچوں سے کہ جو ان کے اندر نیکیاں پیدا کرنے والا ہو اور نیکیوں کے باوجود تعلق آپ سے رہے محض دنیاوی طور پر ان کا کچھ حاصل کرنا آپ کے لئے تسکین کا موجب نہ بنے۔ یہ پیغام ہے جو اس (-) میں ملتا ہے۔ اب اپنے گھروں کے تجربوں میں ہر احمدی خاندان اپنا جائزہ لے سکتا ہے کہ ان کے بچے ان کے اندر رہا وجود ان کے نیک ہونے کے دلچسپی لیتے ہیں کہ نہیں۔ یہ پہچان ہے اس بات کی کہ آیا آپ ایسی اولاد پیچھے چھوڑ رہے ہیں جو متقی بنے اور آپ ان کے امام بنے یا نہیں۔ بعض بچے اس طرح پہچانے جاتے ہیں ماں اگر بے پرواہ ہے دین کے معاملات میں اور باپ نیک ہے اور ماں سے بہت تعلق رکھتے ہیں اور باپ سے گھبراتے ہیں۔ اگر ماں نیک ہے اور باپ بے تعلق ہے دین سے تو بعض بچے ہیں جو باپ کی طرف دوڑتے ہیں اور ماں کی پرواہ نہیں کرتے اور ایسی مائیں بے چاری روتی پیٹتی رہ جاتی ہیں کہ ہائے کیا ہو گیا تجھے' نیکی کی طرف آ' کیا ہو گیا ہے اور باپ کی بدیوں کی طرف تو جا رہا ہے' میری نیکیوں کی طرف نہیں آتا اور یہ روزمرہ کی حقیقتیں ہیں۔

(از خطبہ 14۔ مارچ 1997ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 7 اگست-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 32 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے عقب میں واقع بیگم پورہ کی جامعہ مسجد ضیاء العلوم میں لوگ نماز پڑھ کر نکل رہے تھے دو موٹر سائیکل سوار دہشت گرد فائرنگ کرکے 8۔ افراد کو ہلاک اور گیارہ افراد کو زخمی کرکے فرار ہو گئے۔ زخمیوں کی حالت نازک ہے۔

○ فرقہ وارانہ دہشت گردی کی ایک اور واردات میں انار کلی لاہور کے بڑے بازار میں دو نامعلوم افراد نے اندھا دھند فائرنگ کرکے تحریک جعفریہ پاکستان کے لیگل ایڈوائزر شاکر علی رضوی ایڈووکیٹ کے بھائی سحر شاہ کو ہلاک کرکے فرار ہو گئے۔

○ کراچی کے مختلف علاقوں میں دہشت گردی کے واقعات میں 8۔ افراد کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ روزنامہ جسارت کے ایک صحافی کے بھائی اور کزن کو دہشت گردوں نے گھر میں داخل ہو کر قتل کیا۔ جبکہ احمد شاہ بخاری روڈ پر ایک شخص کا سر کچل دیا گیا۔ کراچی میں 6 مفرور ملزموں سمیت 150 افراد کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس سجاد علی شاہ نے پنجاب میں دہشت گردی اور فرقہ وارانہ تشدد کے واقعات کے خلاف از خود نوٹس لیتے ہوئے کیس کا آغاز کر دیا ہے۔ چیف جسٹس 9 اگست کو لاہور میں سماعت شروع کریں گے۔ سپریم کورٹ کی جانب سے جاری کردہ حکم نامہ میں کہا گیا ہے کہ وہ تمام افراد جو پنجاب میں ہونے والے واقعات کے سلسلہ میں عدالت کی معاونت کرنا چاہتے ہیں اپنے نام اسسٹنٹ رجسٹرار سپریم کورٹ لاہور رجسٹری کے روبرو درج کروا دیں۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت نے آرمی ہاؤس راولپنڈی میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف سے ایک گھنٹہ کی اہم ملاقات میں فرقہ وارانہ دہشت گردی اور حکومتی اقدامات پر بات چیت کی۔ ملکی سلامتی پر بھی تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔

○ حکومت نے صوبہ میں فرقہ وارانہ دہشت گردی اور سنگین جرائم کے خاتمہ کے لئے انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالتوں کا نظام بحال کر دیا ہے۔ صوبائی حکومت پنجاب نے ججوں اور سٹاف کی تنخواہوں اور الاؤنسوں کے لئے وفاقی حکومت سے ایک کروڑ بیس لاکھ روپے مانگ لئے ہیں اسلام آباد میں لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ جس میں وزیر اعلیٰ پنجاب بھی موجود تھے خصوصی عدالتوں کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ چیف جسٹس نے عدلیہ جبکہ وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ نے حکومتی موقف کی وضاحت کی۔

○ پنجاب بار کونسل کی اپیل پر پنجاب بھر کے وکلاء نے دہشت گردی کے نتیجہ میں ہلاک ہونے والے وکلاء کی ہلاکت کے خلاف مکمل طور پر ہڑتال کی اور عدالتوں کا بائیکاٹ کیا۔

○ پاکستان پیپلزپارٹی سندھ کے سیکرٹری جنرل اور سندھ اسمبلی میں ڈپٹی اپوزیشن لیڈر پیر مظہر الحق 55 روز یرغمال رہنے کے بعد اپنے گھر پہنچ گئے ہیں۔ انہیں حیدر آباد میں مسلح افراد نے رہا کر دیا۔ پیپلزپارٹی کے ترجمان کے مطابق ان کی رہائی کے لئے کوئی تاوان نہیں دیا گیا۔ پیر مظہر الحق پیپلزپارٹی کے دور میں صوبائی وزیر بھی رہ چکے ہیں۔

○ "گولڈن جوبلی تقریبات" کے موقع پر امریکی صدر کلنٹن نے پاکستانی قوم کو مبارکباد دی ہے۔ امریکی سفیر نے صدر لغاری کو کلنٹن کا پیغام پہنچایا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ آٹے کی قیمت کسی صورت نہیں بڑھانے دیں گے۔ آٹے کی قیمت بڑھانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کریں گے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مسلم لیگی کارکنوں سے آدھی رات کے بعد ملاقات کیا کریں گے۔ دن کے وقت دوسرے علاقوں کے لوگوں سے ملاقات اور دیہات کے دورے کیا کریں گے۔

○ مسلم لیگ کے مرکزی رہنما محمد اعجاز الحق ایم این اے نے کہا ہے کہ وزیر اعظم محمد نواز شریف کو جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے بم دھماکہ کر دینا چاہئے۔ انہوں نے کہا ہے کہ نواز شریف سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ابھی کوئی وزارت قبول نہیں کی۔ 17۔ اگست کے بعد حتمی فیصلہ کروں گا۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف کی صدارت میں وفاقی کابینہ کے اجلاس میں کاشتکاروں کے لئے مراعات کے جامع پیکج کی منظوری دی گئی ہے۔ حکومت کاشتکاروں کو 30 ارب کے زرعی قرضے مہیا کرے گی۔ اس سے چھوٹے کاشتکاروں کو فائدہ پہنچے گا۔ کھاد کی قیمتوں میں کمی کر دی گئی ہے۔ کوئی شخص 10 لاکھ سے زیادہ قرض نہیں لے سکے گا۔ کیڑے مار دوائی پر ڈیوٹی میں 20 فیصد کمی کی گئی ہے۔ کینو کی برآمد دگنا کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ملتان سے پی آئی اے کی کارگو پروازیں شروع کی جارہی ہیں۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ دہشت گردوں کو کچل دیا جائے۔ پنجاب حکومت امن و امان کی صورت حال بہتر بنائے۔ دہشت گردوں کو پناہ دینے والوں کو برابر کا شریک سمجھا جائے گا۔

○ امریکی سفیر تھامس ڈبلیو سائمنز نے کہا ہے کہ ایمل کانسی کے مقدمہ میں وکیل کی پاکستانیوں کو گالی کا ایشو کرنے میں ریڈیو تہران کا ہاتھ ہے۔ سمجھ نہیں آئی خبر کس طرح نکلی۔ یہ تو 5 ہفتے قبل 23۔ جون کا واقعہ ہے۔ صاف نظر آتا ہے کہ یہ خبر انوسٹی گیٹو نہیں ہے بلکہ دانستہ طور پر ریڈیو کو مہیا کی گئی ہے۔ امریکی سفیر مولانا کوثر نیازی سے متعلق بات کرتے ہوئے انہیں مولانا وسکی کہہ گئے۔ پھر بات ٹال دی۔

○ ٹاؤن شپ لاہور سیکٹر جی ون میں کار میں سوار تین افراد نے پی پی کی رہنما خاتون نسیم پٹھانی کو کلینک میں قتل کر دیا گیا۔ 1994ء میں مسلم لیگی کارکن شوکت نے نسیم پٹھانی کے بیٹے کو قتل کر دیا تھا۔

○ بھارت کے خلاف پہلے ٹیسٹ میں سری لنکا نے ایک اننگز میں سب سے زیادہ ریکارڈ بنانے کا 59 سال سے قائم عالمی ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ سری لنکا نے میچ ختم ہونے پر چھ وکٹ کے نقصان پر 952 رنز بنائے۔ پہلا ریکارڈ برطانیہ نے 59 قبل آسٹریلیا کے خلاف 903 رنز بنا کر قائم کیا تھا۔

○ کوریا کی فضائی کمپنی کا ایک جمبوجٹ طیارہ طوفان بادباراں کے دوران آگ لگنے سے گر کر تباہ ہو گیا 225 مسافر ہلاک ہو گئے۔

○ ٹریڈ پالیسی برائے 1997ء کا سرکاری نوٹیفیکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔ جس کے تحت غیر ممالک میں مقیم پاکستانیوں کو ناقابل واپسی سرمایہ کاری (این آر آئی) اسکیم کے تحت پاکستان میں درآمدی مشینری کی فروخت پر پابندی ختم کر دی گئی ہے۔ اپنے وطن بھیجی گئی مشینری پر کسٹمز کلیرنس کے لئے ذاتی موجودگی کی شرط بھی ختم کر دی گئی ہے۔ نیز بھارت سے مزید 16 اشیاء منگوانے کی اجازت دی گئی ہے۔

○ کسان بچاؤ تحریک کی اپیل پر زرعی ٹیکس کے خلاف 3 روزہ ہڑتال شروع کر دی گئی ہے۔ سرگودھا میں انتظامیہ نے کمپنی باغ کو سیل اور علاقے کی ناکہ بندی کرکے کاشتکاروں کے کنونشن کو ناکام بنا دیا کاشتکاروں نے کچہری میں جلسہ کرلیا۔

○ ورجینا کامن ویلتھ کے اٹارنی رابرٹ ہوران نے پاکستانی عوام کے بارے میں توہین آمیز الفاظ ادا کرنے کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ میرا بیان توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ میں نے کہا تھا کہ ایمل کانسی افغانستان میں قانون شکنوں کے پاس رہا ہے۔ جو بیس ہزار ڈالر میں ماں بیچ دیتے ہیں۔

○ اسرائیل نے فلسطین کے خلاف اقتصادی پابندیاں ختم کرنے کا مطالبہ مسترد کر دیا ہے۔

○ سعودی عرب کے اخبارات نے اسرائیل کے وزیر اعظم نیتن یاہو کی فلسطینوں کے خلاف پالیسیوں پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ نیتن یاہو کی موجودگی میں قیام امن ناممکن ہے۔

○ بیت المقدس میں بم دھماکوں کے سلسلے میں مزید 20 فلسطینی گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

○ پچاس روپے کے انعامی بانڈز کی قرعہ اندازی یکم ستمبر کو ہوگی۔

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213158

جرمن، لوکل اور کیوریٹو ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز پوٹنسیاں، چھوٹی درمیانی اور بڑی طاقتوں میں بائیوکیمک ادویات، سادہ گولیاں ٹکیاں شوگر آف ملک خالی ڈبیاں، ڈراپرز اور ہومیوپیتھک کتب نیز ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کی ایجاد کردہ تمام ادویات، کیورز اور کورسز وغیرہ کے متعلق "ہیلتھ پیکج" لٹریچر مع کیوریٹو تشخیص فارم CDF ۱۵ روپے میں ہمارے سٹاکسٹوں سے حاصل کریں
کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ
فون سیلز 211283 کلینک 211054 771
فیکس 212299

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام /۳۰، ۶۰ گرام /۹۰، ۱۰۰ گرام /۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) /۲۵۰
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول رکھتا ہے
• مکانات • پلاٹ • دکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
اسٹیٹ ایجنسی مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 212508